نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲ جلد ۱۵

مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پائی
سالانہ معہ محصول عہ

گلدستۂ اخبارات

یورپ اندنوں خوانخواہ جنگ کی تیاریوں میں سرگرم ہے = ڈچز آف کناٹ کے جواہرات کا تاہنوز کچھ پتہ نہیں لگا ہے پولیس اپنے کاروبار میں برابر مشغول ہے = لارڈ رنڈلف چرچل نے استعفا دیدیا = ایک جرمن اڈیٹر بعض خفیہ نکات کے اظہار کے سبب ۸ برس کے لئے جیل میں دھرے گئے ہیں = مہاراجہ صاحب جموں کی بڑی رانی انتقال کر گئیں = منڈالی ملک برہما کی عورتوں کو عدالت میں مختار کا کام کرنے کی اجازت مل گئی ہے = روس کے پاس ۲۴ لاکھ ۹۰ ہزار ۳ سو ۳۳ فوج خاص تیار ہے - ۲۰ لاکھ سپاہی ذخیرہ میں ہیں اور ۱۲ لاکھ فوج ملیشیا ہے = فرانس کے پاس ۹ لاکھ ۶۰ ہزار فوج ہے = جرمنی کے پاس ۱۵ لاکھ ۹ ہزار فوج = اٹلی ۱۲ لاکھ ۴۲ ہزار فوج - روم ۱۱ لاکھ ۶۲ ہزار فوج = آسٹریا ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار فوج ہے = انگلستان کے پاس کل دیسی ریاستیں ملاکر ۷ لاکھ ۱۹ ہزار ۲۰۰ ہے کل ممالک سے کم - یہی تو ہندوستان کا اتفاق ہے کہ کلکتہ میں مسئلہ اتفاق پر لیکچر ہوا دھوم دھام میں پھوٹ پڑی بمبئی میں سنی اور وہابی مسئلہ نماز کے

فساد کو ترقی دے رہے ہیں = آگرہ میں ایک کتے نے ۲ آدمیوں کو ہلاک کیا پھر گولی سے مارا گیا = غریب بھلا کیا پڑھیں دکن کالج پونا کی ماہواری فیس ۵ روپیہ سے ۸ روپیہ تک ہو گئی ہے = مستانا میں ایک گروہی مجرم قتل ایک عورت عمر بھر کے لئے انڈمن کی سیر کو گئے = روم کو تو روس نے کا منھ لیا معلوم ہوتا ہے = شہزادہ بوناپارٹ والفیئر نوج فرانس نے خودکشی کی = آئرلینڈ کا فساد روبترقی ہے = مہدی کے نائب خلیفہ عبداللہ کے مرنے کی بھی خبر آئی ہے = مسٹر گرانٹ مرحوم پریزیڈنٹ امریکہ کی ایک کتاب کی تصنیف کے صلہ میں ۵ لاکھ ڈالر اسکی بیوہ کو ملا = روس کا بہت لشکر ہرات کے قریب پڑا ہے = مدراس میں سال نو کے جشن پر تماشگاہ میں آگ لگنے کے باعث چار سو آدمی جل مرے کچلے ہوئے اور زخمیوں کا کیا حساب = لنڈن میں لکڑ منڈی کا بڑا بازار جلکر خاک سیاہ ہو گیا = سردار ٹھاکر سنگھ سندھانوالیہ غائب ہو گیا = ۳۷ لاکھ ستر ہزار کی روئی ماہ نومبر میں بمبئی سے ولایت گئی = ڈاکٹر جے سی دیرن صاحب کی تحقیق ہے کہ حلق اور زبان میں جو پھوڑے ہوتے ہیں وہ عموماً تماکو کھانے اور پینے سے ہوتے ہیں = لارڈ ڈفرن صاحب کی میعاد حکومت ۲۲ اپریل کو ختم ہوگی = فرانس کے شہر میں

ایک بڑھیا کو اسکے عزیزوں نے ڈائن سمجھکر زندہ جلادیا = ہندوستان میں ۹۶ قسم کا غلہ ۱۰۰ قسم کے میوہ ۴۵۶ قسم کی لکڑی - ۵ ہزار قسم کے پھول - دس ہزار قسم کے درخت ہیں = روس کا ارادہ ہے کہ ہندوکش کی اُتر طرف قلعہ بندی کرے = ۲۴ اپریل کو پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بھی اپنے جانشین کو چارج دینگے = کشمیر میں پھر بھونچال شدید آیا = دنیا کی لڑائیاں اور خونریزیاں دور کرنے کے لئے انگلینڈ میں ایک کمیٹی قایم ہوئی ہے = ہندوستانی فوج میں غبارہ جاری کرنی کی تجویز ہے = احمد نگر میں ایک ہندو بیوہ نے والدین کی مرضی کے خلاف شادی کا بندوبست کیا = افواج دیسی ریاستوں میں یورپین افسر مقرر کرنے کی تجویز ہے = برہما بھیجنے کیلئے امرتسر میں ایک ہزار فوج بھرتی ہو رہی ہے = الہ آباد میں آب رسانی کا کام جاری کرنے کی کوشش ہوتی ہے = پبلک سروس کمیشن ۳ جنوری کو بمبئی میں کام شروع کرے گی = لارڈ نارتھبروک صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہندوستان مقرر ہوئے = فرانس انگلستان کے ساتھ معاملہ مصر میں جنگ لازمی قرار دیتا ہے = زار روس کو نہلسٹوں کیطرف سے قتل کے خطوط پھر آنے لگے = روسی بلوے فرو کرنے کی کوشش کرتا ہے

نور افشاں

۱۳ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء

ہندو ۔ مسلمان ۔ اور عیسائی
نمبر اوّل

فی زمانہ جو روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے ۔ ایسے اندھیرے کے کام ظہور میں آتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایسی ایسی عمدہ تعلیم حاصل کر کے اور مہذب قوم سے برتاؤ رکھکر پھر بھی تہذیب اور شائستگی کے خلاف کاروائی ہوتی ہے تعجب ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کی پالیسی دیکھکر بھی سبق نہیں سیکھتے اور جو سیکھتے ہیں عمل نہیں کرتے ۔ ہائے رے ہندوستان کی پھوٹ تو پھوٹ جائے ۔ تو نے ہمارے بچوں جوانوں بڈھوں کا ستیاناس کر دیا تو نے ہندوستانی اتحاد کو جڑ سے اکھاڑ دیا صلح اور دوستی قوموں سے جاتی رہی واہ رے ہندوستان تیری خوبیاں تجھے کس چیز کا گھاٹا ہے تجھے کس نعمت کی کمی ہے تیری خوبیوں پہ تو ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی بنگاہ حسرت دیکھتا ہے ہاں تو تیرے سب کچھ ہے ۔ صرف ایک چیز نہیں جسکے بغیر تیرا وجود نابود ہے جسکے بغیر تو نے آپ کو برباد کر رہا ہے ✚

بھلا گورنمنٹ موجودہ سے تو کن باتوں کی امید رکھتا ہے جب تیرے گھر ہی میں صلح نہیں ۔ تو گورنمنٹ کس امید پر تجھ پر بھروسہ کرے ۔ پہلے اپنے آپ کو جانچ اور دیکھ کہ تجھ میں کیا کیا عیب ہیں ✚

اے ہندوستان !!! تو گورنمنٹ سے سوال اور ملٹری اور دیگر عہدوں کا طالب ہے کس لیاقت پر واردات سنہ ۵۷ء کو تو بھلا جانے دے ۔ تب تو بچہ تھا ۔ گذشتہ را صلواۃ ۔ اب تو جوان ہے سمجھتا ہے گورنمنٹ کی پالیسی کو بخوبی جانتا ہے تیری حالت پر ہمیں افسوس آتا ہے ۔ اس وقت تیری کارگذاری ہماری آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے ۔ جو حال ہی میں تیری لیاقتوں کا نمونہ کر رہی ہے ۔ چنانچہ انبالہ ۔ لودیانہ ۔ دہلی ۔ ہوشیارپور سے آئی محرم زیر تحقیقات میں کیا ہی خوبی ہے ۔ بھلا کونسی بُری بات تھی جسکے لئے تو نے فساد کئے ۔ اور خوانخواہ آپ بدنام ہوا گورنمنٹ کو بدگمان کیا نہیں سوچا کہ نتیجہ کیا نکلیگا ۔ اب کس امید پر تو گورنمنٹ کو ملزم ٹھہراتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ اپنے فرائض سے سبکدوش ہے تو ہی نے اپنے فرائض میں غفلت کی ۔ خود کردہ را علاجے نیست اب کیا ہو سکتا ہے ۔ اپنے آپ کو خوانخواہ بدنام کر لیا اب واویلا اور آہ و زاری سے کیا ہوگا ۔

اب اس تیری کرتوت پر ہمارے ہندو ہمعصر تو مسلمانوں کو ملزم ٹھہراتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ پہلے انہوں نے یہ کیا اور انہوں نے وہ کیا ۔ اور اہل اسلام اہل ہنود کو مطعون کرتے بُرا بھلا کہتے ہیں ۔ اور اگر ہم سے پوچھو تو صاف کہے دیتے ہیں خواہ کسی کو بُرا ہی لگے ۔ کہ ہر دو قصوروار ہیں ۔ کیونکہ اگر ایک سے چھیڑ چھاڑ ہوئی ۔ تو دوسرے کو خاموشی اختیار کرنی بہتر تھی ۔ یوں فیصلہ ختم ہوتا ۔ کان و کان کسیکو معلوم بھی نہ ہوتا کہ کیا ہوا ہے ۔ پر اب تو دنیا کے اخبارات بھی تیری حالت پر ہنس رہے ہیں سچ ہے ۔

اگر ز ہر دو جانب جاہلاں اند
دگر زنجیر باشد بگسلانند

اے ہندوستان تجھ میں ایک اور بھی قوم ہے جو مسیحی کہلاتی ہے ۔ وہ ثالث ہے ۔ اسکو اُسکے مرشد نے حکم دیا ہوا ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو ۔ ہاں اُنکا اُستاد دشمنوں کو پیار کیا کرتا تھا ۔ جسکے مالک کا یہہ حکم ہو تو وہ بھلا کاہیکو کسی کی بُرائی میں شریک ہونگے ۔ ہاں البتہ وہ اس حکم پر ضرور عمل کرینگے (جہانتک اُنسے ہو سکیگا) کہ مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں چنانچہ ہوشیارپور کا معاملہ ہمارے دعوٰی کا شاہد ہے ۔ کہ پادری چٹرجی صاحب کسطرح ہر دو قوم کے درمیان ثالث رہے ✚

اے ہندوستان یہہ انجیل کی تاثیر ہے ۔ ہاں یہہ خداوند مسیح دنیا کے نجات دہندہ کی تعلیم کا ظہور ہے ۔ انہی تعلیموں کا ضمن میں لکھا ہے ۔ کہ ہندو کافر اور مسلمان ملیچھ اور عیسائی مشرک خدا کرے کہ انجیل کی روشنی اور صلح بخش تعلیم تیرے ہندو اور گورے گوشے میں اثر کر جائے تب یہہ پھوٹ تجھ سے دور ہوگی اے خدا تو وہ وقت جلد لا ۔ کہ کُل ہندوستان مسیح خداوند کا پیرو ہو ۔

آئیں چار سو ہمیں عیسائی نظر
وہ دن خدا کبھی تو دکھائے بھار کے

بیجا تعصّب

ہمارے ہمعصر سراج الاخبار جہلم اپنے ۹ جنوری کے پرچہ میں بصیغہ کارسپانڈنس تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ نے خاص سیالکوٹ میں ایک جدید اسکول بمشورہ ڈاکٹر صاحب بہادر جاری کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بعد وہ اپنی خوشی اسطرح ظاہر کرتے ہیں کہ مشن اسکولوں پر زد ہو جائیگی کیونکہ اُنمیں عیسائی مذہب کی تعلیم ہوتی ہے ۔ اب طالب علموں کے خیالات پراگندہ نہ ہونگے ۔ اور نہ جھٹ پٹ عیسائی ہو جایا کرینگے ✚

اب ہم سراج الاخبار کے کارسپانڈنٹ سے پوچھتے ہیں کہ کیا مسیحی دین کی تعلیم خیالات کے پراگندہ کرنے والی ہے ہمیں ایسے تعصب پر افسوس آتا ہے انجیل آپ جانتے ہیں کیا سکھاتی ہے حلیمی خاکساری بُردباری ۔ فروتنی ۔ دشمنوں سے محبت کرنا گناہ کی شناخت گناہ سے نفرت کرنا شناخت الٰہی ۔ ہاں صاحب وہ بتاتی ہے کہ خدا کیا ہے ؟ اور کیونکر اُسکی بندگی کرنا انسان پر فرض ہے ۔ وہ گنہگار انسان کو نجات کا رستہ بتلاتی ہے ۔ خدا ترسی انجیل کا سبق ہے ۔ دیکھئے جناب کیسی پاکیزہ اور متبرک تعلیم ہے ۔ خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بُری نظر سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُس سے زنا کر چکا ۔ آپ ہی انصاف کریں کہ اس سے خیالات پراگندہ ہوتے ہیں یا اس سے کہ خدا الٰہی بُرائیوں کا حساب لیگا ✚

ہم بڑے زور سے کہے دیتے ہیں ۔ اور ایک عالم اس بات کا قائل ہے کہ انجیل ہی دنیا میں ایک ایسی کتاب ہے جو تہذیب اخلاق کیواسطے کامل اُستاد اور رہنما ہادی ہے ۔ بھلا کوئی ایسی

کتاب دنیا میں دکھا تو دو ـ +

اور یہہ جو آپ بیرونقی کی بابت تحریر فرماتے ہیں ـ یہہ آپکا خام خیال ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب مدرسہ مشن سبھا جاری ہوا تھا ـ تو کیا سکاچ اور امریکن مشن سکولوں کے طلبا کی تعداد کم ہو گئی تھی ـ اور اب بیرونقی ہو جائیگی +

اول تو ہم کہتے ہیں کہ جب یہہ دو بڑے سکول موجود ہیں تو دوسرے کسی سکول کی ضرورت نہیں +

دویم اگر ہو وے بھی ـ تو یہہ یقین رہے ـ کہ ان سکولوں کو جنبش نہ ہوگی ـ ایک نہیں بیس ہوا کریں ـ اور اگر آپ دس لڑکے اٹھالینگے ـ تو جان لیجئے ـ کہ ضرور بیس اور داخل ہو جائینگے +

حضور قیصرہ ہند کی پچاسویں سال جلوس کی یادگار

ہمارے ہمعصر کوہ نور ۵ جنوری کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس مبارک تقریب پر حضور ممدوحہ کی طرف سے ایک ایسی یادگار قایم ہونی چاہیئے جس سے علی سے ادنی تک فیضیاب ہوں ـ چنانچہ وہ انکم ٹکس کی موقوفی کو پیش کرتے ہیں +

ہم بھی اپنے ہمعصر کے ساتھ متفق رائے ہیں ـ کیونکہ ایسے مبارک موقعہ ہمیشہ تو نہیں آتے ـ ضرور ایسے موقعہ پر ایسی یادگار قایم کرنی چاہیئے جس سے کہ ہندوستان کی رعایا ہمیشہ کے لئے کسی بھاری مصیبت سے رہا ہو ـ سوا اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا ـ کہ انکم ٹکس ہی جسکا روپیہ رائگاں جاتا نظر آتا اور جسکی بابت ہر کہہ و مہ شاکی ہے ـ موقوف کیا جاوے ـ امید کہ ہماری گورنمنٹ ہماری عرض پر ضرور توجہ فرمائیگی +

نامہ نگاروں کی خدمت میں عرض

مہربانی فرما کر خوشخط تحریر فرمایا کیجئے ـ بدخطی سے بہت غلطی کا امکان ہوتا ہے ـ اور اپنا پتہ نشان صفائی سے تحریر فرمایا کریں ـ اور خبریں معتبر ـ مضمون مفید عام ـ مختصر ـ +

ایڈیٹر

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

۵ فصل

تیسری فینیکی لڑائی کے بیان میں سنہ ۱۴۹ سے ۱۴۶ قبل مسیح تک

جب رومیوں نے کرتاگو کو فتح کر کے اُسکے زور کو توڑا تو اُسپر قناعت نہ کر سکے بلکہ اُنہوں نے ارادہ کیا کہ اس قدیم دشمنی کو بالکل ہلاک کریں چنانچہ اُس کام کے لئے فرصت ڈھونڈھتے رہے مگر بہت دیر تک کچھہ نہ ہوا ـ آخر کو یہہ موقعہ ملا کہ اُنکا ایک دوست ماسن نسا نسیدیہ کا بادشاہ اکثر کارتاگو کے ملک پر چڑھائی کر کے لوٹتا رہا اور جب اہل کارتاگو نے ہتھیار لیکر اُسکا مقابلہ کیا تو رومیوں نے فوراً شکایت کی کہ اُنہوں نے ہمارے دوست پر حملہ کر کے عہد شکنی کی چنانچہ رومیوں نے اُنکو سزا دینے کیواسطے تیاری کی اہل کارتاگو پر یہہ بات ظاہر تھی کہ جب حالت سامان میں وہ رومیوں سے مغلوب ہو گئے تو اب حال کے پست حال میں اُنکے ساتھہ لڑائی کرنے کے قابل نہیں ہیں گے چنانچہ رومیوں کو راضی کرنے کے لئے سب کچھہ کرنے کو تیار ہو گئے چنانچہ اُنہوں نے اپنے ہتھیار رومیوں کو دیدیئے اور اپنے شہر پناہ کو توڑ ڈالا اور کئی ایک اشراف آدمیوں کو بطور ضمانت سپرد کیا لیکن اس سے کچھہ فائدہ نہ ہوا کیونکہ رومیوں نے ارادہ کیا کہ اُنکے شہر کو بالکل برباد کر دیں چنانچہ اُنکو یہہ حکم دیا کہ شہر کو چھوڑ کے سمندر کے کنارے سے پرے جا کے ایک جگہہ آباد ہوں اہل کارتاگو اس بات کو برداشت نکر سکے ایک دل ہو کر بولے کہ اس بات سے موت بہتر ہے چنانچہ رومیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کی مرد عورت اور بچے گھروں سے نکلے اور شہر پناہ کو پھر بنایا گھروں اور اپنے اسباب سے لوہا پیتل نکالکر ہتھیار بنائے بلکہ اس کام کے لئے سونا چاندی بھی استعمال کیا جب رسیاں نہ ملیں تو عورتوں نے اپنے بالوں کی لٹیں رسی بنانے کیواسطے کاٹ دیں +

رومیوں نے شہر کارتاگو کو فتح کرنیکے لئے سپیو امیلانس کو مقرر کیا اور اس نے شہری فوج لیکے شہر کا محاصرہ کیا ایک سال تک باشندوں نے رومیوں کی ہر ایک تدبیر کو باطل ٹھہرایا اگرچہ بھوک اور تنگی اور آپس کی لڑائی کے سبب سے تنگ حال تھے تو بھی دلیری کے ساتھہ لڑتے رہے آخر کار جب رومیوں نے شہر پناہ کو توڑ ڈالا تو دیکھا کہ شہر کی ہر ایک حویلی قلعہ کی طرح بنی ہے اور اُنکے لینے میں بہت سپاہی قتل ہوئے روز روز بازاروں میں آتش زنی اور خون ریزی ہوتی رہی خود سپیو کا دل ایسے بڑے شہر کی ہلاکت دیکھکر غمگین ہوا کہ وہ رویا اس طرح تمام شہر غارت ہوا باشندوں میں سے جو بچ رہے وہ غلامی میں بھیجے گئے اُس وقت سے یہہ ملک ایک رومی صوبہ ہو گیا یہہ حال سنہ ۱۴۶ میں جب شہر قرنتھ غارت کیا گیا وقوع میں آیا +

سپیو امیلانس روم کو لوٹ گیا اور دستور کے مطابق فتح کا تماشہ ہوا اور اُسنے آخری کا نسل کا خطاب پایا اسکے بعد وہ ملک اسپین میں بھیجا گیا تاکہ قوم کیلات کو فتح کرے شہر نمانسیہ کو محاصرہ کر کے دو برس تک لڑتا رہا جب اُسکے باشندے بہت سی مصیبتیں اُٹھا چکے تو اُنکے بچنے کی امید نہ رہی لہذا رومیوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا اور جب فاتح شہر میں داخل ہوا تو سوا ایک ویرانہ کے کچھہ نہ پایا سپیو کو صادق مہربان اور خوش خلق تھا لیکن اور رومیوں کی مانند اپنے ملک اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کرتا تھا چنانچہ اُنکا حکم کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو وہ پورے طور سے بجالاتا تھا +

اُنہیں ایام میں پرگمس کے بادشاہ اٹالس نے اپنی بادشاہت رومیوں کے حوالہ کر دی اور اسیطرح اُنہوں نے ایشیائے کوچک میں اپنی بادشاہت بڑھانے کے لئے پختہ بنیاد حاصل کی پس اُسوقت سے وہ سخت لڑائیاں شروع ہوئیں جنکے وسیلہ سے رومیوں نے مشرق میں اپنا اختیار قایم کیا + باقی پھر

مطبوعہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ

مراسلات

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء)

بقیہ براہین احمدیہ

مقابل صفحہ ۱۱۶ - ۱۲۸

ریویو نمبر ۳

جو چوتھی صدی سے عیسائیوں میں عموماً مروج ہوا تھا ظاہر کرتا ہے کہ مسیح روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ پس جب یہہ تو کوئی جھگڑے کی بات نہ تھی کہ مسیح مریم سے پیدا ہوا تھا اور مریم کا بیٹا تھا۔ البتہ اُسکا جسمانی باپ نہ ہونے اور خدا کی روح کے وسیلے سے پیدا ہونیکی وجہہ سے انجیل میں اُسکو خدا کا بیٹا کہا ہے۔ لوکا ۱: ۳۵ مگر محمد صاحب اِس وجہہ سے اُسکو خدا کا بیٹا کہنے سے کتراتے ہیں اور صرف مریم کا بیٹا کہتے ہیں۔ محمد صاحب نے اپنے لفظوں سے اُس خیال کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اسکا خدا کی روح سے پیدا ہونا تو مانتے ہیں مگر بیٹا صرف مریم کا کہتے ہیں۔ یہہ آنحضرت کی صرف نافہمی کی دلیل ہے کہ انفصال خلاف۔ یاد رہے کہ اسیطرح آنحضرت نے وہ لفظ یعنے کلمہ مسیح کے حق میں استعمال کیا مگر اُسکی الوہیت سے انکار کیا حالانکہ کلمہ مسیح میں الوہیت کا نام تھا سو صاحب یہہ فیصلہ نہ تھا لیکن آنحضرت کی نافہمی اور ناواقفی کی دلیل ہے۔ دوسرا جھگڑا اور اُسکا فیصلہ سورہ عمران رکوع ۷ میں مرقوم ہے۔ اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر اور توریت اور انجیل تو اُتریں اُسکے بعد کیا تمکو عقل نہیں ہے۔ سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جسبات میں تمکو کچھہ خبر تھی۔ اب کیوں جھگڑتے ہو جسبات میں تمکو خبر نہیں +

اس جھگڑے پر حضرت کا فیصلہ یہہ ہے۔ نہ تھا ابراہیم یہودی نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک والا لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے اُنکو تھی جو اُسکے ساتھ تھے اور یہ نبی اور ایمان والوں کو۔ واضح ہو کہ یہہ فیصلہ بھی حضرت کا بالکل غلط ہے اور ناواقفی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ ابراہیم یہودیوں کے ساتھ ہم قوم اور اس قوم بنی اسرائیل کا باپ تھا۔ اور یہودی اسکی اولاد اور اس عہد کے شریک تھے جو خدا نے ابراہیم سے کیا تھا اور مسیحی لوگ ایمان کے سبب ابراہیم کے فرزند ہیں وہ ایمانداروں کا باپ کہلاتا ہے۔ پس محمد صاحب کا یہہ کہنا کہ ابراہیم کو زیادہ مناسبت میرے اور مسلمانوں کے ساتھ ہے محمد صاحب کی ناواقفی کو بالکل ظاہر کرتا ہے کیونکہ اِس مناسبت کا فیصلہ تو ابراہیم نے اپنے دنوں ہی میں خدا سے کر لیا تھا دیکھو پیدایش باب ۱۵: ۳ و ۴۔ جب ابراہام نے کہا دیکھہ تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھہ میرا خانہ زاد (یعنے اسمعیل) میرا وارث ہوگا۔ تب خداوند کا کلام اُس پر اُترا۔ اور اُسنے کہا کہ یہہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ جو تیری صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ پس اہل عرب جنمیں سے محمد صاحب اور اُنکے مسلمان تھے لونڈی زادہ کی اولاد ہونے کے سبب ابراہیم سے کچھہ نسبت نہیں رکھتے لہذا محمد صاحب کا فیصلہ غلط ہے۔ اور کلام الہی کے برخلاف ہے پھر دین ابراہیم کی نسبت بھی محمد صاحب کی ناواقفی ظاہر ہے۔ وہ سمجھے کہ چونکہ توریت اور انجیل اُسکے پیچھے آئے تو دین ابراہیم اُنسے کچھہ الگ چیز ہے۔ اور اِس ناواقفی کے سبب سے انہیں اس دین کا پیرو قرار دیا حالانکہ دین ابراہیم کچھہ علیحدہ دین نہ تھا بلکہ اِس دینکو توریت اور انجیل شامل کرتے ہیں۔ اسبات کا مفصل تذکرہ یعنے عدم ضرورت قرآن میں اور ایک اور سلسلہ میں کیا ہے (دیکھو نور افشاں نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۸۶ء) اِن میں ہمنے واضح کیا ہے کہ دین ابراہیم وہی تھا جسکو توریت اور انجیل شامل کرتے ہیں۔ لہذا محمد صاحب کا یہہ فیصلہ بھی نادرست اور ناواقفی پر مبنی ثابت ہوا۔ اور قرآن کا الہامی ہونا منقطع ہے۔ تیسرا اختلاف جسکا محمد صاحب نے فیصلہ دیا سورہ نساء رکوع ۲۲ آیت ۱۵۶ و ۱۵۷ میں پایا جاتا ہے۔ یعنے مسیح کے مصلوب نہ ہونیکی بابت۔ اسبات کا ہمنے عدم ضرورت قرآن میں جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ انجیل اور توریت دونوں اسبات کو ثابت کرتی ہیں کہ مسیح مصلوب ہوا تھا بلکہ انجیل کی یہہ مقدم تعلیم ہے۔ مگر محمد صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں کو اسکی کچھہ خبر نہیں صرف اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ آنحضرت نے ایک بدعتی فرقہ کے خیال کے اعتبار پر قرآن والا فیصلہ دیا۔ اے مرزا صاحب ہم کیا کہیں جو محمد صاحب کو ناواقف نہ کہیں تو کیا آپکی طرح ہادی کہیں جسحال کہ اُنکی ہدایت کا یہہ حال ہے پس قرآن اپنے دعوے کے بموجب وہ نہیں یعنے اختلافوں کا صحیح فیصلہ کرنے والا نہیں لیکن خود گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے جیسا ثابت ہوا۔ بڑا افسوس ہے کہ مرزا صاحب کی ساری کوشش رایگاں ٹھہری۔ محمد صاحب سچے نبی ثابت نہیں ہوتے + باقی آیندہ

راقم بندہ جی ایل ٹھاکرداس

سکھوں کا متبرک مندر اور اُسکا نیا گرنتھی +

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آپکو واضح ہو کہ سکھوں کا ایک مندر امرتسر میں ہے جسکو ہرمندر جی کہتے ہیں جو پنجاب میں سب سے مشہور جگہہ ہے جہاں پر ہر سال بڑی دھوم دھام سے تمام پنجاب کے سکھہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ آجکل اُس مندر کے گرنتھی کی تقرری پر جو چند روز ہوئے کہ ہوئی تھی بڑا چرچا تمام سکھوں میں ہو رہا ہے چونکہ سابق گرنتھی صاحب جسکو کچھہ عرصہ ہوا کہ رحلت کر گئے اپنی حین حیات میں کسیکو اپنا جانشین نہیں کر گئے تھے اسلئے ضرور ہوا کہ کوئی گرنتھی اُنجگہہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا یہہ کارروائی ایک کمیٹی کے کہ جسمیں اچھے معزز صاحبان شامل تھے سپرد ہوئی۔ اُس کمیٹی نے اپنی رائے کے مطابق ایک صاحب کو مقرر کر دیا۔ اب تمام سکھہ واویلا مچا رہے ہیں کہ کمیٹی کی یہہ کارروائی درست نہیں اس سے خالصہ پنتھہ پر بڑا دھبہ لگیگا۔ کیونکہ یہہ صاحب جو اب گرنتھی مقرر ہوا ہے جوئے کی علت رکھتا ہے اور جوا کھیلنے والے اُسکے گھر میں آتے اور وہ سزا یافتہ بھی ہے۔ اور اکثروں سے سنا جاتا ہے کہ وہ نیکنام شخص نہیں ہے۔ سکھوں کے تمام اخبار بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ اِس کارروائی کے برخلاف رائیں دے رہے ہیں بلکہ یہانتک اُسکے مخالف ہو سکے ایک ضمیمہ طول طویل اخبار خیر خواہ ہند کا اخبار خالصہ گزٹ میں مشتہر ہوا ہے جسمیں کسی صاحب نے بڑی جد و جہد سے جانفشانی کرکے اُسکی لمبی چوڑی تمہید اُٹھا کر ایک اپیل گورنمنٹ کی خدمت میں اد

ایک سکھ مذہب کے معتقد و نیک خدمت میں گذرانی ہی غرضکہ اِس کارروائی سے تمام سکھ ناراض معلوم ہوتے ہیں +

انکی تحریر سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ سابق گرنتھی بھی شراب خور تھا چنانچہ ایک روز کا ذکر لکھتے ہیں کہ اُسنے نشہ ہی میں گرنتھ پر قے کردی تھی۔ اور اب بھی ایک ایسا شخص مقرر ہوا ہی کہ جسکی چال پر حرف ہی اسلیے سکھ بہت ناراض ہیں بھائی سچ پرست سنگھ صاحب نے جو سوال پیش کیا تھا کہ کیا ایسی ایسی چال والے شخصوں کی خدمت کرنی چاہیے کہ نہیں شاید ایسے ہی شخصوں کو دیکھکے کیا ہوگا +

اب سکھ صاحبان جو اِس نئے گرنتھی میں نقص بتاتے ہیں اور گرنتھی سابق میں بھی نقص ہی بتاتے ہیں اور نقص کیا بلکہ بھاری عیب جو تمام عیب لگاتے ہم تو بہت افسوس سے بھائی سکھوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ آپ صاحبان دھرم کے معاملے میں بالکل ٹھگے جاتے ہو پر تو بھی آپ بے پرواہ رہتے ہو۔ آپ سب سکھ صاحبان بہت کچھ اِس متبرک جگہہ اور اُور متبرک سمجھی ہوئی جگہوں میں چڑھاتے ہو جو سب کا سب رائگاں جاتا ہی۔ ایسے ایسے گرنتھی اور پوجاری وغیرہ اُس میں سے پرورش پاتے ہیں بلکہ فضول خرچی اور ناجایز کاموں میں اوڑاتے ہیں۔ اور اسطرح دو گنا گناہ اپنے ذمے لیتے ہو ایک تو یہہ کہ دھرم کے رستے پر نہیں دیتے اور دوسرا یہہ کہ ایسوں کو دیکر اُنسے گناہ کرواتے ہو کیونکہ اُس نقد سے جو تم اُنکو دیتے ہو وے ایسے بُرے کام کرتے ہیں خاص سبب اسکا یہہ ہی ہی کہ اب تک آپنے سچے دھرم کو نہیں پایا۔ دیکھو جنہوں نے سچے دھرم کو پایا ہی ہزارہا لاکھہا روپیہ جمع کرکے ملکوں میں وعظ کرنے والوں کو بھیجتے ہیں مختلف بولیوں میں بائبل کے ترجمے کرکے شایع کرواتے ہیں یتیم خانہ کھولتے ہیں غریب خانے اور کوڑھی خانے وغیرہ جاری کرتے ہیں۔ کیا اُنکا روپیہ سوارتھ میں صرف ہوتا ہی یا آپ صاحبان کا بھلا بیشمار روپیہ آپ کے اِس مندر میں چڑھتا ہی پر اسکا حساب کچھ نہیں سوارتھ میں خرچ کیا کچھ ہی ہی نہیں۔ علاوہ ازیں صاف ظاہر ہی کہ ایسے ایسے صاحبان اِس تمام روپیے کو اپنے ہی تصرف میں لاتے ہونگے نہ کہ کسی کار خیر میں تصرف ہوتا ہوگا اور اگر صرف ہوتا ہی تو فقیروں بیکاروں کو جو محنت کر سکتے ہیں خوب کھلایا جاتا ہی لیکن یہہ تو محتاج نہیں اور اُنکا دینا کوئی سوارتھ نہیں ہی آخر الامر یہہ کہنا بیجا نہیں کہ ایسے گرنتھی کی نسبت سکھوں کی شکایت بالکل درست و واجب ہی +

راقم۔ جے۔ ایس۔ +

مختلف واقعات

ایڈیٹر کی گت بمبئی میں سیرزا ایک ایڈیٹر صاحب کی لاٹھیوں سے گت ہوئی +

مہاراجہ دلیپ سنگھ بمبئی اخبارات بھی تو کیا بے سروپا خبریں اُڑا دیتے ہیں لکھتے گیا ہیں کہ گورنمنٹ روس نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ۲۰ لاکھہ فوج دیکر افغانستان کیطرف روانہ کردیا ہی کہ پنجاب کو فتح کرے +

ہمارے ایک ہمعصر لکھتے ہیں۔ کہ ۲۹ دسمبر ۲ بجے دن کے جالندھر میں متصل گرجا کے مندر ہنومان پر بجلی گری۔ مندر کے تختے جلکر کوئلہ ہو گئے۔ اور ہنومان کی مورت سیاہ ہوگئی مگر خیر سے کسی جان کا نقصان نہ ہوا +

سیالکوٹ سے ہمارے ایک معتبر کارسپانڈنٹ جو اپنا نام [illegible] رکھتے ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ تحصیل [illegible] کے ایک گاؤں کے زمینداروں نے مسمی ہیرا سنگھ سادھ کو اسقدر سخت مار ماری ہی کہ خون جاری ہی۔ اب اُسنے عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ میں استغاثہ زیر دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند دائر کردیا ہی +

نور افشاں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوئی اچھا فیصلہ دینگے جس سے زمینداروں کو تنبیہ ہو۔ کیونکہ اُس علاقہ کے غریب عیسائیوں پر زمیندار اکثر ظلم کرتے ہیں +

تانتیا بھیل ڈاکو

وسط ہند میں اِس ڈاکو نے ایک عرصہ سے جو خرابی مچا رکھی ہی اِس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہونگے۔ اِس کی گرفتاری پر گورنمنٹ عالیہ کا چالیس ہزار روپیہ صرف ہو چکا علاوہ دیریں سرکاری ملازم نہایت درجہ دق ہوئے اور دیہاتی لوگوں پر ظلم و تعدی ہوئی ہی اُسکے واسطے ساڑھے تین سو سپاہی غیر ضلاع سے طلب ہوئے اور پچاس سوار چھاونی آگرہ سے بھیل پلٹن طلب کیے گئے اور چند انسپکٹر لوگ غیر ضلعوں سے بلائے گئے اور پچاس سوار جدید نوکر رکھے گئے۔ باوجود اِسکے نتیجہ کچھ نہیں ہی۔ حالت کی رو سے ہنوز روز اول ہی کہتے ہیں کہ تانتیا کے ظلم سے رعایا اسقدر تباہ نہیں ہوئی جسقدر کہ انتظام سرکاری سے خستہ و خراب ہوئی ہی۔ ملازم رعایا کی تباہی کو تانتیا کا باپ بتلاتا ہی۔ یعنے ہر سپاہی کیواسطے مرغی و انڈے گھی و مکھن تازہ تازہ درکار ہوتا ہی۔ اور قیمت کا کچھ ذکر نہیں ہی اگر ان چیزوں کے دینے میں ذرہ دیر ہوتی تو جوتے کا بازار گرم ہوتا ہی اچھے اچھے لوگ اِس کارروائی میں ذلیل ہوگئے +

ا۔ ع

رپورٹ صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ جنوری

اضلاع سیالکوٹ و دہلی و راولپنڈی میں بارش ہوگئی اور اضلاع انبالہ و فیروزپور و سیالکوٹ و لاہور و پشاور میں ضرورت ہی۔ پشاور میں مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہی اور دیگر اضلاع میں صحت عمدہ ہی تحصیل شاہپور کے مال موشیوں میں منہہ کی بیماری شروع ہوگئی ہی تحصیل خوشاب کی بھیڑوں میں چیچک شروع ہوگئی ہی۔ اضلاع فیروزپور و انبالہ و لاہور و راولپنڈی میں نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی۔ دہلی میں کم و بیش ہوتا رہتا ہی۔ دیگر اضلاع میں فصل ربیع کی حالت اچھی ہی۔ اللہ داد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اٹک نے دو مہینوں اور بیس روز کے رعایتی رخصت ۱۵ جنوری ۱۸۸۰ء سے یا اُس تاریخ یا بعد سے حاصل کی جیحکہ جی۔ سی۔ واکر صاحب اسسٹنٹ کمشنر اُنکی جگہہ کام کریں اور جی سی واکر صاحب دہلی سے اٹک کو تبدیل کیے جاوینگے +

ہم ذیل میں جناب لیڈی ڈفرن صاحبہ کی اپیل بارے امداد نیشنل ایسوسی ایشن بڑی خوشی کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ ہمارے احباب بنظر غور اس پر غور فرماوینگے۔ اور حتی المقدور لیڈی ممدوحہ کی امداد فرماوینگے۔ بدین خیال کہ اس سے ہمارا اپنا فایدہ ہے۔ اور ہمارے ہی ملک کی بہتری۔ اور یہہ چندہ ایسے مبارک موقع پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہماری ملکہ مہربان قیصر ہند کا پچاسوین سال کے جلوس کا جشن ہے ✻

کاونٹس آف ڈفرن فنڈ

جناب من!۔

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی تخت نشینی کو پچاس سال پورے ہوگئے۔ اور حسب رسم قدیم یہہ سنہ ۱۸۸۷ء نہایت مبارک سال جو بی لی یعنی جشن کا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس سال کے پہلے روز آپ کے اخبار کے ذریعہ نیشنل ایسوسی ایشن کے ممبرون اور نیز ان صاحبوں سے جنکو ایسوسی ایشن مذکور کی ترقی منظور ہے اس بات کی درخواست کرون کہ وہ میرے شامل ہوکر کوئی خاص سعی ایسی کرین جس سے اس جشن کی یادگاری رہے اور نیز زرنقد سے ایسی مدد کریں جس سے ہندوستان کی عورتوں کو فایدہ پہونچے جن کے رفع مضار کے لئے حضور قیصر ہند کو بڑا ہی بہت سروکار ہے ✻

اولاً۔ اس مبارک موقع پر صرف ایک ہی بھاری سعی سے بے انتہا فایدہ پہونچیگا۔ اور ایسوسی ایشن مذکور کے اغراض کے پورا کرنے کے لئے اور نیز ہندوستان کی مستورات کی بہبودی کے سامان قایم کرنے کے واسطے بھی اس سعی بلیغ کا اثر دور دور تک پہونچ جائیگا ایسے لوگ جن کو کچھ بھی دینے کا مقدور ہے۔ اگر نہایت تھوڑا بھی چندہ دین آنے ہی کیون نہ ہون یا روپے تو وہ رقم فی الواقع قومی چندہ شمار کیجائیگی اور ہمارے عظیم الشان ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کا ثمرہ یادگار تصور کی جائے گی ✻

ثانیاً تاکہ نہایت چھوٹی رقموں کے جمع کرنے میں سہولت ہو ایسا بندوبست کیا گیا ہے کہ

الف چندہ جمع کرنے میں خاص نقشوں کے کارڈس یعنی پرچے تجویز کئے گئے ✻

ب بیس روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ جمع کرنے کے کارڈس حاصل کرنے کے لئے اگر سنہ ۱۸۸۷ء کے جنوری فروری مارچ اپریل۔ اور جون مہینوں میں درخواست کی جاویگی تو آنریری سکرٹری سے وہ کارڈس ملسکتی ہیں ✻

ج ان کارڈوں میں نمبر لگائے جائینگے اور جمع کرنے والے کا نام درج کیا جائیگا جب وہ کارڈ پر ہوجائے تب اس کو آنریری سکرٹری کے پاس بھیجدینا چاہئے۔ بعد رسید کے سکرٹری مذکور اس کارڈ کو جمع کرنیوالے کو واپس کرینگے ✻

د بڑی رقموں کے عطا کرنیوالے اگر ان رقموں کو براہ راست آنریری سکرٹری کو بھیجین گے تو جشن کے ایک ایسے نئے کارڈ پر رسید دیجائیگی۔ جو خاص اسی مطلب کے واسطے تجویز کیا جائیگا ✻

ھ کل کارڈس واپس کردینے ہونگے۔ اور سنہ ۱۸۸۷ء کی یکم جولائی تک کل عطیات ادا کردینے پڑینگے ✻

و سب چندہ دہندوں کے نام مع ان اشخاص کے نام ہونگے جنہوں نے اس کام میں مدد دی ہو اس کی نقل کی خوبصورت جلد بندھی ہوئی بخدمت حضور قیصر ہند پیش کی جائیگی تاکہ وہ اس مبارک جشن کی یادگار رہے ✻

ز اس جشن کے سرمایہ میں جو چندہ دیا جائیگا وہ سنٹرل کمیٹی میں داخل ہوگا۔ لیکن چھوٹی رقموں کے جمع کرنیوالے یا بڑی رقموں کے عطا کرنیوالے کو یہہ اختیار ہے کہ جب ان رقموں کو آنریری سکرٹری کے پاس بھیجین تب اس بات کی تصریح کردیں۔ کہ وہ چندہ یا عطیہ ایسوسی ایشن کی فلانی شاخ کے کاموں میں صرف کیا جاوے۔ اور جو تصریح نہ کیجاوے گی تو وہ رقوم سنٹرل کمیٹی کو دیدیجاوینگی ✻

ثالثاً یہہ ایک ایسا بھاری کام ہے اور یہہ کام ایسے مناسب وقت پر کیا جاتا ہے کہ جس سے مجھکو توقع ہے کہ میری درخواست کامیاب ہوگی اور یہہ کہ اس درخواست کرنے میں لوگ مجھکو معاف کرینگے۔ اور یہہ کہ حضور ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کے اس پچاسویں سال کے آخیر پر حضور ممدوحہ کی خدمت میں یہہ عرض کرسکونگی کہ ان کی ہمدردی جو ہندوستان کی مستورات کے لئے اظہر من الشمس ہے وہ ختم ہوئی اور یہہ بھی عرض کرسکونگی کہ ان مستورات کے فایدہ کے لئے جو ایسوسی ایشن قایم کی گئی ہے اور حضور ممدوحہ جسکی مربی ہیں اس ایسوسی ایشن کو انکے اس پچاسویں سال کے جشن کی یادگاری میں زرنقد سے ایسی مدد ملی ہے جس سے اسکی بنیاد مستحکم طور پر ہمیشہ کے لئے قایم ہوگئی ہے ✻

الراقم

ہیریٹ ڈفرن

لیڈی پریسیڈنٹ

نیشنل ایسوسی ایشن

جو ہندوستان کی عورتوں کو

طبی امداد پہونچانیکے لئے قایم ہوئی ہے

گورنمنٹ ہوس کلکتہ

مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۸۷ء ک۔ ن

فرانس کے جلد وزارت کے تنزل سے پوپ کو ازحد فکر ہوئی ہے۔ کیونکہ پوپ کو اندیشہ ہے کہ وزارت کے موقوف ہوجانے سے اٹلی و فرانس کے درمیان مذہبی اختلاف بڑھ جائینگے

د۔ ھ

بقیہ میونسپل کمیٹی قصبہ جگراؤں منعقدہ ۴ دسمبر ۱۸۸۶ء

رپوٹ زینت رائے اہلمد صدر کہ تنخواہ سندر داس اگر کمیٹی دینا چاہے تو ۵ روپیہ بابت وصولی محصول دھمار روپیہ صیغہ شفاخانہ مندرجہ بجٹ سے دیئے جا سکتے ہیں و حکم حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جہت دریافت +

۷۷۸ تجویز بیشک ۵ روپیہ وصولی محصول دھمار روپیہ صیغہ شفاخانہ معہ ادویات انگریزی بجٹ میں درج ہیں لیکن روپیہ کی گنجائش نہیں ہے بلا گنجائش روپیہ کے خالی رقوم سے کیا ہو سکتا ہے اس روپیہ کے دینے سے کمیٹی مجبور ہے بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس مجبوری سے اطلاع دیجاوے -

درخواست گوکل امیدوار بدرخواست مقرری خود بذمرہ ناکہ داران +

۷۷۹ تجویز بجلسہ آئندہ پیش ہو - +

درخواست بیج لال امیدوار بدرخواست تقرری خود بذمرہ نائب مدرسان +

۷۸۰ تجویز بجلسہ آئندہ پیش ہو +

کارروائی میونسپل کمیٹی قصبہ جگراؤں ۱۲ دسمبر ۱۸۸۶ء

جلسہ خاص ممبران کمیٹی واقعہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۶ء روز یکشنبہ وقت ۱ بجے دن کے بشمولیت ممبران ذیل منعقد ہوا
لالہ دیوی چند صاحب پریزیڈنٹ لالہ لچھمنداس صاحب وائس پریزیڈنٹ منشی جودھ سنگھ صاحب تحصیلدار مولوی شریف حسن خان صاحب چودھری رولیا سنگھ صاحب چودھری جیوا صاحب

روبکار اجلاسی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۲ دسمبر ۱۸۸۶ء بحوالہ چٹھی صاحب کمشنر قسمت جالندھر جس میں ارشاد کہ مسودہ قواعد زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۴ء تمام کمیٹی ہائے میں ایک قسم کے ہوں کمیٹی جلسہ خاص میں مسودہ سابقہ پر دستخط کر کے بھیجدے +

۷۸۱ - مسودہ قواعد مصدرہ سابقہ کمیٹی منظور کرتی ہے برائے منظوری بھیجا جاوے اور گذارش ہو کہ جو ایزادی پیشتر کیگئی تھی مسودہ سے نکال دی گئی ہے +

رپوٹ میو ڈاکٹر شفاخانہ بدرخواست درستی چارستہ و مرمت میز

۷۸۲ - تخمینہ منظور ہے عہ ۱۱ منجملہ سائر خرچ عملہ کسی میٹران مرمت کرائی جاوے +

رپوٹ مولوی شریف حسن خان ممبر معہ کاغذات حساب بابت کواٹر بدرخواست ادخال دفتر +

۷۸۳ - تجویز اطلاع ہوئی کاغذات داخل دفتر ہوں -

رپوٹ لالہ بچھیا مل صاحب معہ کاغذات حساب نالی جدید کاغذات حساب جنہ آہنی و صفائی چاہات و تعمیر نالی محلہ لوع والی و تعمیر انگیٹھی شفاخانہ و سفیدی شفاخانہ و رپوٹ مولوی شریف حسن معہ کاغذات حساب فرش محلہ تیلیاں و کیگل شفاخانہ و رپوٹ چودھری رولیا سنگھ معہ حساب تعمیر جو بچہ چاہ اگوار والہ و پونہ و رپوٹ چودھری جیوا معہ حساب تیاری گملہ ہائے بدرخواست ادخال دفتر کواغذات +

۷۸۴ - اطلاع ہوئی کاغذات داخل دفتر ہوں +

رپوٹ لالہ تلسی رام صاحب بدرخواست ملنے لعہ ۵ ۱۹۲ بابت تعمیر کوٹھ ناکہ شوالہ +

۷۸۵ تجویز منظور ہے لعہ ۵ ۱۹۲ منگوائے جاکر تقسیم کئے جاویں +

کاغذات بابت ایزادی فیس مدرسہ +

تجویز - ضابطہ تعلیم جدید سے صادر ہو کر بغرض تجویز فیس درجات حیثیت قایم کئے گئے ہیں کو غذات داخل دفتر ہوں -

تجویز صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی موسم اچھا آگیا ہے دوائی کو انہیں کے منگانے کی ضرورت نہیں ہے +

۷۸۶ - تجویز موسم اچھا ہے ضرورت حکیم کی نہیں رہی ہے - حکیم یکم جنوری ۱۸۸۷ء سے برخاست کیا جاوے -

۱۲ دسمبر ۱۸۸۶ء - + باقی آئندہ

کوردیانہ

یہاں ایک میلہ ہوا کرتا ہے جسکا نام روشنی کا میلہ ہے کئی دن تک رہتا ہے چنانچہ گذشتہ ہفتہ وہ میلہ ہوا - بڑی دھام سے ہوا - بڑی رونق تھی خلقت کا اژدھام خوب تھا +

ہمارے ناظرین شاید خیال کرینگے کہ روشنی کا میلہ جو کہ سورت کو ہوتا ہوگا جسمیں چراغ قندیل - فانوس جھاڑ - لنپ روشن کئے جاتے ہونگے - سو ایسا نہیں - بلکہ وہ روشنی میں ہوتا ہے - اور برابر ہفتہ بھر دن رات لگا رہتا ہے - +

نام کو تو روشنی کا میلہ ہے - مگر -

برعکس نہند نام زنگی کافور

سوائے اندھیرے کے اسمیں کچھ نہیں - ہم نے تو بہتیرا ابھر کر دیکھا کہ کہیں روشنی دکھائی دے - مگر ہمیں تو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آیا - اور جو کچھ دیکھا - وہ اندھیرا ہی تھا تمام کار و بار اندھیرے - یہہ اہل اسلام کی متبرک جگہ ہے جسکی محمدی بھائی جو اپنے آپ کو خدا پرست قرار دیتے ہیں - پرستش کرتے ہیں تعجب ہے کہ مدعی واحدنیت کے ہوتا - اور [illegible] پتھر کی پرستش کرنی - کیا یہہ شرک نہیں کیا اللہ تعالی نے اپنے بندے موسی کی معرفت حکم نہیں دیا کہ تو میرے سوا کسی دوسرے کو سجدہ نہ کرنا - اب خدا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو سجدہ کرنا کیا بت پرستی نہیں - تو پھر دعوی خدا پرستی کا کہاں آپ تو اہل ہنود کو بت پرست کہتے ہیں - کیا آپکے یہہ کام خدا پرستی پر شہادت دیتے ہیں - یا بت پرستی پر دال ہیں -

بریں عقل و دانش بباید گریست

شاید ہمارے معزز دنی تعلیم کے جوان یہہ جواب دینگے کہ جو ایسا کرتے ہیں - وہ جاہل ہیں - ہمنے مان لیا کہ وہ جاہل مطلق اور محض نا واقف ہیں - تو کیا آپنے انکو قوم سے خارج کیا ہوا ہے - اور انکو محمدیوں میں شمار نہیں کرتے ہو - +

بھلا انکو بھی جانے دو - وہ جاہل ہیں - آپ تو ایسا کام نہیں کرتے خانہ کعبہ کی جو پرستش کرتے ہو کیا وہ خدا پرستی میں شامل ہے سنگ اسود کیا ہے - ؟

اے محمدی بھائیو۔ آؤ خداوند کیطرف پھرو۔ ان باطل خیالونکو چھوڑو۔ سچے خدا کی پرستش کرو جو ستائش و بندگی اور عبادت کے لائق ہے۔ پنجابی زبان میں لوگ ایک گیت اسطرح سے گایا کرتے ہیں ــ +

چھڈ دے قبر دی سیوا۔ قبر دی کیہہ دینا
قبر کی پرستش چھوڑ دے۔ مردہ کچھ نہیں دیگا

اب آپ ہی انصاف سے اسبات کا جواب دیں۔ کہ یہہ بہت سچی جو اس رقینی کے میلہ میں ہوتی ہے۔ اندھیرے کا کام ہے یا نہیں؟ یہہ اندھیرے کے کام جبتک روشنی کے پاس نہ آؤگے کبھی دور نہ ہونگے +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

اور وہ خداوند مسیح ہے +

اے خدا تو قوم کی آنکھوں کو روشن کر ــ +

جو بُرائیاں اور میلوں میں ہوتی ہیں۔ وہ اسمیں بھی موجود ہیں بلکہ کہیں زیادہ۔ ایسے فحش اور بیہودہ گیت گائے جاتے تھے کہ شائد اس سے بڑھکر نالائقی اور بیہودگی مشکل ہی سے ہو سکتی ہوگی۔ تعجب ہے کہ ایسے گیتوں اور گانیوالوں کا تدارک نہیں کیا جاتا اول تو یہہ فرض ہے۔ قوم پر۔ دویم گورنمنٹ پر کیونکہ ایسے گندے گیتوں سے انسان کے خیالات بگڑتے۔ اور کیرکٹر خراب ہوتا ہے ہم آیندہ ہفتہ ناظرین کو بتلا دینگے کہ سچا اور حقیقی اور پاک میلہ کیا ہے جس سے انسان کی زندگی پاک ہوتی۔ اور چال چلن درست ہوتا ہے +

مقدمات گاؤکشی ٹلوہ محرم آخر کا فیصلہ ہوئے۔

اہل ہنود و اہل اسلام ہر دو کے استغاثہ خارج ہو کر داخل دفتر ہوگئے اس عدالت کے فیصلہ سے لوگ عموماً خوش معلوم ہوتے ہیں +

رپورٹ پیدایش و اموات شہر سے معلوم ہوا کہ ہفتہ گذشتہ میں تعداد پیدایش ۱۳ اور اموات ۲ صحت عموماً عمدہ ہے +

سردی کی تو کچھ نہ پوچھئے۔ کئی روز سے بادل ہے۔ تقاطر بھی ہوا۔ مگر سوائے سردی کے اور کچھ فائدہ نہ ہوا۔ +

غزل

یہہ دنیا نہیں دل لگانیکے قابل ۔ یہاں دام شیطاں ہے پھنسانیکے قابل
مقید ہوں بس گناہوں میں لیکن ۔ تیرا خون ہے مجھکو چھڑانیکے قابل
دم مرگ تک میرے ورد زباں ہو ۔ کہ عیسیٰ فقط ہے بچانیکے قابل
اٹھا تیسرے دن لحد سے مسیحا ۔ یہہ مژدہ ہے سب کو سنانیکے قابل
لغذر کو تونے جلایا قبر سے ۔ تیری ذات ہے بس سر اٹھانیکے قابل
جدائی میں ہیں اشک آنکھ سے جاری ۔ نہیں حال فرقت بتانیکے قابل
کی قربان جاں جسنے دنیا کی خاطر ۔ ہے اُس کی محبت پھیلانے کے قابل
نظر کر میری حالت ناتواں پر ۔ کہ ہوں میں عدو کے نشانیکے قابل
کرم سے عفو کر تو عصیاں ہمارے ۔ کہ ہو جاؤں میں تجھ پاس آنیکے قابل
گناہوں سے کتنا ہی مُردہ ہو انساں ۔ جو ایماں ہے ہے جلانیکے قابل
کرم سے اب اس شاد کو شاد کیجئے ۔ اگرچہ گناہ سے رلانے کے قابل

رسید زر

نہایت شکریہ سے اُن معاونین کے رقوم کی رسید درج کیجاتی ہے۔ جنہوں نے قیمت اخبار عطا فرمائی۔ امید ہے کہ اسیطرح باقی معاونین بھی زر واجب الادا سے ممنون فرمائینگے +

جناب کستورچند صاحب اجمیر	عہ ۴/
جناب دریاؤسنگھ صاحب معرفت پادری	
الیف۔ اے۔ نیلڈ صاحب خنک	عہ ۴/
جناب سبحان خانصاحب سلطانپور	عہ ۴/
جناب بابو جلیس صاحب معرفت بابو	
اسپیٹر صاحب مظفرپور	سے
جناب پادری نیلڈ صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول ہالوپور	للعہ ۱۲/
جناب منولال صاحب سکرٹری مشن لائبریری الور	سے
جناب ٹی۔ سی گموشناصاحب معرفت بابو جگو پال صاحب بنارس	عہ ۴/
جناب صوبہ دار ستارالدین صاحب باندہ	عہ ۴/
جناب پادری ہمفورڈ صاحب ملتان	ہے ۱۲/
جناب منشی امیرالدین صاحب معرفت جناب پادری جے۔ ٹیلر صاحب	للعہ
جناب پادری ایچ ہاپنر صاحب رُڑکی	عہ ۴/
جناب فضل الٰہی صاحب چھڑی چھیٹری سہارنپور	سے ۲/
جناب لچھمن داس صاحب پوسٹماسٹر گلستاں	سے
جناب فلاح الدین صاحب تکہر	۸/
جناب سردار نہال سنگھ صاحب کنگ نکودر	عہ ۴/
منشا رام صاحب ریڈر رہتک	۶/۷
جناب بابو غلام مسیح صاحب مین پوری	عہ ۴/
فتح الدین خانصاحب جالندھر	۴ عہ
جناب پادری میاں صادق صاحب جہالہ	صہ
جناب اُتم سنگھ صاحب ٹھٹھری گھڑوال	عہ
جناب پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی سہارنپور	عہ ۴/
بیگم صاحبہ بانو صاحبہ لودیانہ	عہ ۶/
جناب تیجا سنگھ صاحب اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر نابھہ	۱۵/